الموحدین ویب سائٹ ٹیم پیش کرتے ہیں

امام انور بن ناصر العولقی حفظہ اللہ کے ویڈیو بیان کا اردو ترجمہ

بعنوان

﴿لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾

للشيخ الداعية / أنور العولقي - حفظه الله

﴿تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کروگے اور اسے چھپاؤگے نہیں﴾

"اور اللہ تعالی نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کروگے اور اسے چھپاؤگے نہیں"

ذو الحجة 1431هـ | 11-2010م

المو حدین ویب سائٹ ٹیم پیش کرتے ہیں:

امام انور بن ناصر العولقی حفظہ اللہ کے ویڈیو بیان کا اردو ترجمہ

”لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلاَ تَكْتُمُونَهُ“

تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں

ذی القعدہ 1431ھ/ نومبر 2010ء



اخوانکم فی الاسلام:

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

www.muwahideen.true.ws

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ﴾

(آل عمران:3:187)

''اور اللہ تعالیٰ نے جب اہلِ کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں''

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ' والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم

مسلمانوں کے علماء اور داعیوں کے کندھوں پر آپڑنے والی ذمہ داری بہت بڑی ہے' کہ امّت کو موجودہ مہلک حالات میں رہنمائی کی اشد ضرورت ہے' اور ان حالات میں امّت (اپنے انجام سے متعلق) سنگین خطرات سے دوچار ہے!

یہ بیان (اس چیز کے متعلق ہے) کہ جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان لوگوں کو تنبیہ کی ہے جو حق کو چھپاتے ہیں' پس اس پاک ذات نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللاعِنُونَ ○ إِلا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○

''جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں' ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے ○ مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور بیان کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں ○''

اور سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلا أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلا النَّارَ وَلا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلالَةَ بِالْهُدَى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ○

''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں' یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا' نہ انہیں پاک کرے گا' بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے' یہ لوگ آگ کا عذاب کتنا برداشت کرنے والے ہیں ○''

اور رسول ﷺ فرماتے ہیں:

”من كتم علماً ألجمه الله يوم القيامة بلجامٍ من النار“

”جس نے علم چھپایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔“

اور علماء کا کہنا ہے کہ ضرورت کے وقت علم کے بیان میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔

پس اس زاویے سے بات کرتے ہوئے ہم بطور نصیحت و عبرت بعض امور کا ذکر کرتے ہیں تاکہ اللہ کے سامنے اپنے ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں!

یہ جو حکمران ہیں....... جن میں بادشاہ اور امراء اور رؤساء شامل ہیں.......اس قابل نہیں ہیں کہ امّت کی قیادت کریں! بلکہ یہ تو اس قابل بھی نہیں ہیں کہ بکریوں کے ایک ریوڑ کی قیادت کر سکیں، کہاں ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی قیادت کریں گے ! یہ تو اس قابل نہیں ہیں کہ ایک ادارے کی سربراہی نبھا سکیں، کہاں یہ کرہ ارض پر سب اقوام کی تقدیروں کے انجام کار پر حکمرانی کریں گے! یہ اس قابل نہیں ہیں کہ کسی ٹھیکیداری کے ادارے کی سربراہی کر سکیں، کہاں یہ ایک ایسی مملکت کو چلائیں گے جو چین سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہو اور اسٹریٹیجک اہمیت کے علاقوں پر اور عالمی تجارت کی شاہراہوں پر حکمرانی رکھتی ہو اور اہم سمندری آبناؤں پر حکمرانی رکھتی ہو!

پس جب امراء فساد کا شکار ہو جائیں تو پھر امّت کی رہنمائی کرنے میں علماء کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ تو پھر ایسے حالات میں وہ بیان کہاں ہے جس کی امید (ضرورت) ہے، اے علمائے اسلام؟!

یمن میں غربت کی فراوانی ہو رہی ہے، ناخواندگی کی فراوانی ہو رہی ہے، گروہی فسادات....... جن کی وجہ سے مسلمانوں کا خون بہتا ہے....... کی فراوانی ہو رہی ہے، ایران کے سیاسی اثر و رسوخ کے پھیلاؤ کی فراوانی ہو رہی ہے۔ بمعہ ان کا یمن پر مسلط کردہ اپنے گمراہ کن عقیدے کی نشر و اشاعت کے لئے اہتمام! اور یہ سب اِس حکومت اور اس کے رسوا آلہ کاروں کی امریکہ کے سامنے شرمناک سرنگوئی کے ساتھ ہو رہا ہے۔

اور جنوب (یمن) کی جانب صورتحال ظلم اور افسوس کی شکوہ کناں ہے جو حکومت کی طرف سے لوگوں کے حقوق کے لئے لاپرواہی کے ساتھ مرکب (مجتمع) ہوگئی ہے۔ تو پھر اس گھناؤنی صورتحال کے دوران علماء کا کردار کہاں گیا؟! اور جو (صورتحال) اس بات کے پورا ہونے کے متعلق خبردار کر رہی ہے جس (بات) کے واقع ہونے کی یمنی صدر نے عوام کو تہدید کی تھی (خوف دلایا تھا)؛ اور وہ یہ کہ 'اہلِ یمن ایک محلے سے دوسرے محلے تک اور ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک لڑنے لگیں گے'۔ جبکہ وہ خود حکومتی خزانے کا صفایا پھیرے گا اور پھر وہ اور اس کا خدمت گذار ٹولہ اس وقت یہاں سے نکل جائے گا کہ جس وقت ملک ایک اندرونی جنگ کی جہنم میں دھنسا ہوگا۔

میں نے غربت اور بے روزگاری اور گروہی فتنوں کی فراوانی کا بحیثیت ایسی مشکلات کے تذکرہ کیا ہے جن کی ذمہ داری علماء پر ہے کہ ان کے حل بتائیں۔ لیکن، اس سب سے پہلے، اور جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اس سے بھی زیادہ اہم یہ بات ہے کہ یہاں پر امریکی سیاست ہے جس کا نفاذ یمنی حکومت کر رہی ہے' اور وہ بھی مغربی مالی امداد سے' تاکہ اس ملک کے لوگوں کو تمام تر ممکنہ وسائل بروئے کار لاتے ہوئے ان کے دین سے دور رکھا جائے۔ جیسے عورتوں کے لئے پراجیکٹس، اور تعلیمی نصابوں میں تبدیلیاں، اور معروف شخصیات سے روابط سازی تاکہ انہیں امریکہ کی آلہ کاری کے لئے تیار کیا جاسکے۔ اور ہم اس وحشیانہ حملے کو نہ بھولنے پائیں جو جہاد کے مفہوم اور اس کی حقیقت پر کیا گیا ہے اور امریکی خواہش کے مطابق من گھڑت اور فرمانبردار اسلام کا پرچار کرنے کی صورت میں کیا گیا ہے۔ اور یہ سب واقعات ہماری آنکھوں دیکھے اور کانوں سنے حال ہیں۔ اور اس کے مدمقابل مہم چلانا ناگزیر ہے کہ جس کی قیادت علماء کریں تاکہ ان چیزوں کو واضح کیا جائے جن کے متعلق لوگ شکوک وشبہات اور پراگندگی کا شکار ہیں۔

اور جہاں تک جنوب کا تعلق ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ حکومت ان لوگوں کے ساتھ اسرائیلی انداز کے وحشیانہ پن سے کیوں کام لے رہی ہے جو جنوبی اضلاع میں ضالع (ضلع) میں اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں؟ ٹینکوں نے گھروں پر بمباری کی اور عدن اور لحج اور حضرموت میں فوجی سڑکوں پر چلنے والے لوگوں پر براہِ راست گولیاں چلاتے ہیں.......(عین) صہیونی یہودی طریقے کے مطابق! مسلم خون کی حرمت کو قطعاً بالائے طاق رکھتے ہوئے!

پس اے علمائے یمن! ان سب باتوں کے متعلق تم کہاں ہو؟! مأرب میں آل عقیل اور آل مثنی اور الحداد اور آل اہتک (قبائل) پر توپوں کی بمباری کی نسبت تم کہاں ہو؟! یہ بمباری کس کے مفاد میں ہے؟! کیا یہ امریکہ کے مفاد کی خاطر نہیں ہے؟! حکمران گمراہ ہوچکے

ہیں اور اب ان سے کوئی امید باقی نہیں رہی ! پس فساد پر قابو پانا مصلح کے بس سے باہر نکل چکا ہے اور گمراہی اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے ' زوال پر لے ترین درجے تک چلا گیا ہے ....اور یہ سب آج علماء پر عظیم ذمہ داری عائد کر رہا ہے ! کہتے ہیں کہ 'ہم خاموش ہیں تاکہ ہم اپنے داعیانہ محاصل سے ہاتھ نہ دھو بیٹھیں !'تو کیا جامعہ یا مرکز یا سیٹلائٹ چینل پر چلنے والے پروگرام کی حفاظت 'حق کے لئے آواز بلند کرنے اور امّت کے وسیع تر مفادات کی حفاظت کرنے سے زیادہ اہم ہے ؟! کیا یہ امریکی استعماری پروگرام سے امّت کو بچانے کی دعوت و تبلیغ (کے کام) سے زیادہ اہم ہے ؟!

آسٹریلیا سے ایک خاتون 'حق کو پہچان گئی تو اسلام لے آئی۔ پھر اس نے سنا کہ یمن ان انصار کی سر زمین ہے جنھوں نے اسلام کی مناصرت کی تھی 'تو وہ اپنے بیٹوں کے ہمراہ اس کی جانب ہجرت کر گئی تاکہ مسلمانوں کے درمیان زندگی بسر کرے اور اپنے بچوں کی تربیت اسلامی ماحول میں کرے۔ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کر کے آئی ؛اللہ کی خاطر دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ کر ! اور امّت کی کتنی ہی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا کے پیچھے ہانپ رہی ہیں اور ایسا شریکِ حیات چاہتی ہیں جو انہیں مسلمانوں کی سر زمین سے نکال کے مغرب میں لے جائے تاکہ وہ دنیا کی گمراہ کن اور ناپائیدار رنگین و آراستہ زندگی جی سکیں۔ جبکہ ام عمر نے آسٹریلیا کی پر تعیش زندگی ترک کر دی تاکہ اپنے دین کی خاطر یمن میں زندگی بسر کر سکے۔ تو آسٹریلوی حکومت نے امریکی انٹیلیجنس کو (اُس کے) مطالبے کی درخواست پیش کی ' جس (یعنی امریکی انٹیلیجنس) نے اپنا کردار اس طرح ادا کیا کہ یمنی حکومت کو حکم دیا کہ اس بہن کو قید کر دے۔ پس اِس نے حکم کی فوری تعمیل کی اور اس کے بچوں کو بھی جبری حراست میں رکھا 'جو چھ سال سے بھی کم عمر تھے 'اور اس طرح یہ (یمنی حکام) امریکی اور آسٹریلوی احکام سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ گئے۔ چنانچہ شاہ سے بڑھ کر شاہ کے وفادار بن گئے اور صلیبیوں سے بڑھ کر صلیبی بن گئے اور یہودیوں سے بڑھ کر یہودی بن گئے۔اور وہ بہن.......اس سے روزانہ چھ گھنٹے تفتیش کی جاتی جبکہ اس دوران وہ کھڑی ہوتی ' تاکہ وہ کوئی ایسی معلومات ڈھونڈ نکالیں جس سے وہ اپنے امریکی مالک سے اور زیادہ قربت حاصل کر سکیں ! ام عمر بہن نے ان سے کہا : 'میں ایک عورت ہوں۔اور تم لوگوں کی طرف یمن میں اللہ کی راہ میں ہجرت کر کے آئی ہوں 'اور تم انصار ہو۔'تو اِس پر تفتیش کار نے اسے جواب دیا : 'ہم نصاریٰ (عیسائی) ہیں ہم انصار نہیں ہیں !'

اے علمائے یمن ! بلکہ اے علمائے عالمِ اسلام ! کیا تمہاری دختر ام عمر تم سے حمایت کے ایک لفظ کا بھی حق نہیں رکھتی ؟ یہ خاموشی کیوں ہے ؟ اور عجیب بات یہ ہے کہ ام عمر ایک ایسے تعلیمی ادارے سے منسلک تھی جو یمن کے بعض ذی اختیار اور بااثر ترین علماء کا اتباع کر رہا ہے ' اور جو کہ آلہ کار حکومت کے پسندیدہ ترین ہیں۔ اور اس کے باوجود انہوں نے اپنے آپ کو اس مشکل میں نہیں ڈالا کا اپنا یہ اثر و

رسوخ اپنی اس بہن کو مصیبت سے نکالنے کے لئے استعمال کریں جواُن کا سہارا لینے آئی تھی،اور اس کی مناصرت کرنااُن پر واجب ہو گیا تھا،لیکن انہوں نےاُس سے پیٹھ پھیر لی اوراسے مایوس کیا۔ کل انہوں نے مردوں کو مایوس کیا تھا۔اور آج عورتوں کو مایوس کررہے ہیں۔تو پھر اپنے اوپر سے دعوت و تبلیغ کا لبادہ اتار پھینکو اور اپنے گھروں میں جا بیٹھو، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ تم اپنے مفاد کے وقت توعلم اور دعوت کے دعوے صادر کرو اور جب دعوت کا کام تم سے حق کے لئے کھڑا ہونے کا تقاضا کرے تو تم میز کے نیچے چھپ جاؤ!

اے علمائے امّت!اسلام نے حکمران کی اطاعت کا حکم دیا ہے تاکہ اس کے ذریعے اسلام کی حفاظت ہو۔لیکن اگر حکمران ہی اسلام سے جنگ لڑنی شروع کردے تو پھر کیسا ہے؟!کیا اس بات کی منطق بنتی ہے کہ اسلام ایک ایسے شخص کی اطاعت کا حکم دے جو پوری طاقت کے ساتھ دین کے خلاف لڑنے کی کوشش کر رہا ہو؟!اسلام نے حکمران کی اطاعت کا حکم دیا ہے تاکہ مسلمانوں کی حفاظت کرے اور ان کا دفاع کرے،اور ان کی جانوں اور عزتوں اور اموال کی حفاظت کرے،لیکن اگر حکمران ہی دشمن کے مفاد کی خاطر اپنی عوام سے جنگ کرنے لگے تو پھر کیسا ہے؟!اسلام نے حکمران کی اطاعت کا حکم دیا ہے تاکہ مسلمانوں کے خفیہ معاملات کی حفاظت کرے،کہ جن کی اطلاع پانے کے لئے دشمن کوئی کسر نہیں چھوڑتا،لیکن اگر حکمران ہی دشمن کے مفاد کی خاطر مسلمانوں پر تجسس کرنے لگے تو پھر کیسا ہے؟!اور اگر حکمران امریکہ کے مفادات کی خاطر جاسوسی کرنے لگے تو پھر کیسا ہے؟!

ان حکمرانوں میں سے جس نے (بھی) فوج کی تشکیل کے نام پر مسلمانوں کے اموال میں سے اربوں کی مالیت میں رقوم چوری کیں، یہاں تک کہ جب فوج کو اپنے ملک کے دفاع کا فرض نبھانے کا وقت آن پڑا تو حکمران کہتا ہے کہ فوج اس سے قاصر ہے، اور (ہمیں) امریکیوں سے مدد لینی پڑے گی۔ تو اگر حکمران ایسا ہے جو مسلمانوں کے دفاع سے بھی عاجز (قاصر) ہے تو پھر ایک طرف ہو جائے۔تاکہ وہ لوگ ملک کی باگ دوڑ سنبھالیں جو اس سے زیادہ قابل ہیں۔اور وہ جو امّت کی حفاظت اور اِس کی حمایت اور مغربی استحصال اور آلہ کار حکومتوں کے کئی عشرے گزرنے کے بعد بھی اِس (امّت) کی بیداری کے معاملے میں اُن (حکمرانوں) سے زیادہ قابل ہیں، وہ مجاہدین ہیں۔ جنہیں جنگوں نے عرق ریزی سے تجربہ دیا ہے اور معرکوں نے کندن بنا دیا ہے۔

صومالیہ میں حرکت الشباب المجاہدین میں ہمارے بھائیوں نے شریعت کے مطابق ملک کے معاملات چلانے میں اپنی قابلیت ثابت کر دی ہے۔اور افغانستان میں طالبان دنیا کی قوی ترین فوج کو سبق سکھا رہے ہیں۔ وہ فوج کہ جس پر ہمارے حکام اپنے دفاع کے لئے

توکل کرتے ہیں.......وہ اسے مزاحمت اور جنگی چالوں میں اسباق سکھا رہے ہیں،اور جیسے ہی امریکی کسی منصوبے کے ساتھ وارد ہوتے ہیں، طالبان کے آدمی اسے ناکام بنادیتے ہیں۔

آج مسلمان اپنی تاریخ کے ایک خطرناک موڑ اور فیصلہ کن مرحلے سے گذر رہے ہیں اور ان کے لئے امانت اور شجاعت اور قربانی اور سیاسی سمجھ بوجھ اور عسکری تجربے کے حامل لوگوں کے علاوہ کوئی ٹھیک نہیں ہے۔اور یہ صفات آج کے حکمرانوں میں میسر نہیں ہیں۔حکمران جو امانتوں میں خیانت کرنے والے ہیں،مغرب کے روبرو بزدل، اپنے عوام کے سامنے بہادر،جو قربانی دینے میں تمام لوگوں میں سب سے پیچھے،وہ کہ جن کی سیاسی سمجھ بوجھ آلہ کاری اور خیانت کے فن تک محدود ہے اور جن کے پاس کوئی عسکری تجربہ نہیں ہے،پس یہ جنگوں کے لوگ نہیں ہیں بلکہ محلات اور خواہشات (لذتوں) کے لوگ ہیں۔یہ ہمیں اجاڑ رہے ہیں۔امریکہ اور اسرائیل ہماری امّت پر حکومت کر رہے ہیں،اور اب اس بات میں تھوڑی سی کسر ہی باقی رہ گئی ہے کہ ایران بھی اس میں داخل ہو جائے گا تاکہ خوان میں سے اپنا حصّہ چھین لے۔اور آج ان استعماری منصوبوں کے آگے کوئی بھی نہیں کھڑا، اور نہ ہی کل کھڑا ہو گا، سوائے اس امّت کے سپوتوں میں سے سچّے مجاہدین کے۔

آج ایران اس علاقے کے تمام ممالک میں عسکری صنعتکاری کے لحاظ سے سب سے ترقی یافتہ ملک ہے۔آج ایران کی سائنسی (تحقیق کے ذریعے)معلومات کی فراہمی اوسطاً عالمی شرح سے گیارہ گنا زائد ہے۔آج ایران نیوکلیائی ہتھیار کے حامل ممالک کی صف میں شامل ہونے کے کنارے کھڑا ہے۔اور جیساکہ معروف ہے،ایرانی قیادت اسلام کی خاطر منصوبہ بندی کے لئے کام نہیں کر رہی بلکہ یہ رافضی (شیعہ)فارسی منصوبہ بندی کی خاطر کام کر رہی ہے اور ایران کا سب سے پہلا شکار سنّی خلیجی ممالک ہوں گے۔چنانچہ اے علمائے اہلِ سنّت،تم کہاں ہو؟!کل تم ہمیں رافضیوں (شیعوں) سے خبر دار کرتے تھے اور آج تم میں سے ایسے ہیں جو کھلے عام حکمران کی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں، چاہے وہ حکمران رافضی ہی کیوں نہ ہوں، جیسے کہ عراق میں صورتحال ہے۔دشمن تم سے کس قدر خوش ہے!

اے علمائے اہلِ سنّت!رافضیوں (شیعہ) کے پھیلاؤ کا مقابلہ کرنے کے لئے تمہارا پاس کیا پروگرام ہے.......جو ایران سے لے کر یمن تک سارے علاقے میں غلبہ پاتے/سرایت کرتے چلے جارہے ہیں۔اللہ کی قسم! کیا تمہارے حکمران اس قابل ہیں کہ ایران کا

مقابلہ کر سکیں؟ایران اپنی فوج کی تعمیر و ترقی پر اپنی تیل کی آمدنی خرچ کر رہا ہے اور تمہارے حکمران اپنا مال و دولت امریکی قابض کو مجاہدین کی ضربوں سے بچانے اور اس کی حفاظت کرنے کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔

اللہ کی پناہ کہ ہم مسلمانوں کا خون بہانے کی جانب بلائیں! اللہ کی پناہ کہ ہم فتنے اور جنگوں کو بھڑکانے کی جانب بلائیں! اللہ کی پناہ کہ ہم بے قصوروں کے قتل کی جانب بلائیں! یہ امریکیوں اور ان کے آلہ کاروں اور ان کے میڈیا کی باتیں ہیں۔

ہم امّت کی حیات اور اس کے وسائل کے دفاع کی جانب بلاتے ہیں۔اپنے حقوق کے دفاع کی جانب بلاتے ہیں'اللہ کے اس دین کی اقامت کی جانب بلاتے ہیں کہ صرف جس کے لئے اللہ نے ہمیں پیدا کیا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات 56:51)

''میں نے جنّات اور انسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں''

ہم اس دنیا کے لئے پیدا نہیں کیے گئے'بلکہ ہم آخرت کے لئے پیدا کیے گئے ہیں۔اور یہ دنیا آزمائش اور عمل کا گھر ہے'پس اے مسلمانوں اس کے لئے اٹھ کھڑے ہو جاؤ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے لئے خالص ہو جاؤ'اور اس کے لئے اور مؤمنوں کے لئے دوستی کا اعلان کر دو'اور اللہ کے دشمنوں یہودیوں اور امریکیوں اور منافقین سے برأت کا اعلان کر دو' پس ہم اس رواداری والی شریعت کے ساتھ زندگی بسر کریں جو خیر کے لئے آئی اور لوگوں پر تنگی کرنے کے لئے نہیں آئی۔

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرۃ 185:2)

''اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں''

ربیع بن عامر (رضی اللہ عنہ) نے ایک موقع پر اسلام کی خاصیتِ رحمت کی مثال دیتے ہوئے فرمایا:

''ابتعثنا الله لنخرج العباد من عبادة العباد الى عبادة رب العباد و من ضيق الدنيا الى سعة الدنيا والآخرة و من جور الاديان الى عدل الاسلام''

''اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے بھیجا ہے تا کہ ہم مخلوق کو ایک دوسرے کی غلامی سے آزاد کرا کے اللہ خالقِ مخلوقات کی غلامی میں لے آئیں، اور لوگوں کو اس دنیا کی تنگی سے نجات دلا کر اِس اور اگلے جہاں کی وسعت سے روشناس کرادیں' اور مذاہب کے جبر سے آزاد کرا کر اسلام کا عدل و انصاف فراہم کریں۔''

پس دنیا اس کے لئے تنگ ہے جو اسلام کو نہیں پہچانتا اور یہ مسلمان کے لئے وسیع ہے۔ اور دیگر ادیان ظلم و جور ہیں۔ چنانچہ عیسائیت اور یہودیت اور ہندو مت اور بدھ مت' اور اسی طرح جمہوریت جو کہ ایک دین ہے جسے مغرب ہم پر مسلط کرنا چاہتا ہے۔ یہ سب ظلم و جور ہیں جن کے ذریعے لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں....... اور اسلام عدل ہے!

محض منبر پر بیان دے دینا کافی نہیں ہے۔ یہ محض کیسٹ ریکارڈ کرنے یا کتاب چھاپنے کا مسئلہ نہیں ہے۔ عمل سے خالی کلام۔ جو معاشرے کو تبدیلی کی جانب عملی اقدام کی رہنمائی سے خالی ہو ہمارے اس مرحلے کے لئے کافی نہیں ہے۔ یہ معاملہ زبان سے وضاحت اور جسمانی اعضاء و جوارح سے عمل کا متقاضی ہے۔ اور کچھ امور ناگزیر ہیں:

اوّلاً: عالمِ اسلام کے حکمرانوں کے متعلق درست شرعی حکم کو بیان کرنا اور اس کی خصوصیات کو واضح کرنا؛ ان کے کندھوں پر جو امانت (ذمہ داری) عائد ہے اس میں کی جانے والی عظیم خیانت کو آشکارا کرنا ناگزیر ہے' اس بات کو آشکارا کرنا ناگزیر ہے کہ وہ امّت کو جہنم کی جانب لے جا رہے ہیں' اور وہ کسی کے مفاد کی پرواہ نہیں کرتے سوائے اپنے ذاتی مفادات کے اور اپنے مالکوں امریکیوں کے مفادات کے' اور وہ ہمیں امریکی اقتدار (تسلط) کی دلدل میں زبردستی ہانک کر لے جا رہے ہیں' یہ آشکارا کرنا ناگزیر ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں مگر انہوں نے دین کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔

ثانیاً: ایک طرف سے اسرائیلی اور امریکی ٹکراؤ ہو رہا ہے' اور دوسری طرف سے ایرانی....... اہلِ سنّت کے علاقوں پر تسلط اور غلبہ پانے کی خاطر! ہمارے حکمرانوں نے ہمیں اجاڑ دیا ہے' یہاں تک کہ ہم دورِ جدید کے رومیوں اور فارسیوں کے لئے غنیمت بن کر رہ گئے ہیں۔ اور ہمارے لئے سوائے اس کے اور کوئی راہِ نجات نہیں ہے کہ ہم کسی ایسی ہدایت یافتہ قیادت کے پیچھے مجتمع ہو جائیں جو امّت کے مفادات کے لئے حصول کے لئے کوشاں ہو۔

ثالثاً: امّت میں جہادی روح کی بیداری ناگزیر ہے، کیونکہ کفار کا خطرہ اس کے علاوہ اور کسی طریقے سے نہیں ٹلے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلًا﴾(النساء4:84)

''تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا رہ، تجھے صرف تیری ذات کی نسبت حکم دیا جاتا ہے، ہاں ایمان والوں کو رغبت دلاتا رہ، بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی جنگ کو روک دے اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے اور سزا دینے میں بھی سخت ہے''

پس کل تاریخ میں کوئی ایسا ملک نہیں گذرا جس کی فوج نہ ہو، اور کبھی بھی استقلال اور خود مختاری قائم نہیں رہ سکی الّا یہ کہ اس کے دفاع کی طاقت و قدرت موجود ہو۔ اگر آج کے آلہ کار حکمران یہ دیکھتے ہیں کہ امریکی فوج کی حمایت کے بغیر وہ کسی طرح بھی اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکتے تو پھر (جان لیں کہ) اہلِ سنّت ایسے کمزور نہیں ہیں اور نہ ہی ایسی ذلّت کا شکار ہیں اور اگر وہ کسی ایماندار ہدایت یافتہ قیادت کے تحت ہوں تو وہ اپنے دفاع کی قدرت رکھتے ہیں۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾(الحج22:38) ۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دفاع کرتا ہے۔

رابعاً: امّت کی درست رہنمائی کرنا ناگزیر ہے؛ اور ایسا اُن کو اُن مستقل اور اساسی اصولوں کی جانب بلانے کے ذریعے ہوگا جو ہماری آج کی اولین ترجیحات میں سے ہیں، اور انہیں اس کے علاوہ کسی اور چیز میں مصروف نہ کیا جائے۔ معصیت (گناہ) سے قبل کفر کا علاج کرنا ناگزیر ہے۔ اور منافع سے قبل اصل زر کی حفاظت ناگزیر ہے۔ اور لوگوں کو اختلافی امور سے قبل متفق علیہ معاملات پر مجتمع کرنا ناگزیر ہے۔

امریکی حملہ وحشیانہ تھا۔ کچھ نے شروع میں اس کی مزاحمت کی لیکن جب انہیں اس کی شدّت کا احساس ہوا تو انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور ہار مان لی یہاں تک کہ دعوت و تبلیغ سے منسلک ایک شخص نے یہاں تک کہہ دیا: 'اللہ کا شکر ہے کہ امریکہ ہم سے راضی ہے!'

مجاہدین کے سوا کوئی نہیں بچا۔ وہی امید (کا مرکز) ہیں۔ وہ نجات کی آخری رسّی ہیں؛ اگر یہ رسی کٹ گئی تو (سمجھو) امّتِ اسلام پر امریکی صہیونی قبضے کا منصوبہ مکمل ہو گیا! پس وہ اپنی اس مہم میں کسی ایک علاقے پر حملہ نہیں کر رہے بلکہ وہ پوری امّت پر حملہ آور ہیں۔ چنانچہ یا تو ہم مجاہدین کی مناصرت کریں اور سب کچھ حاصل کر لیں اور یا پھر ان کو مایوس کر دیں اور سب کچھ کھو دیں۔

حکمران بہت عرصے سے گر چکے ہیں۔ بلکہ وہ تو امّت کی صف میں کبھی بھی کھڑے ہوئے ہی نہیں تھے، چہ جائیکہ ہم یہ کہیں کہ وہ آج گر گئے ہیں۔ وہ تو تب سے ہی آلہ کار ہیں جس دن سے وہ حکومت کی سیڑھی پر چڑھے ہیں۔ لیکن بہت سے علماء کہ جن کی طرف لوگ مصیبتوں کے وقت دوڑے چلے جاتے ہیں، لگتا ہے کہ انہوں نے 'سلامتی کا منہج' اختیار کر لیا ہے۔ جبکہ مجاہدین 'منہج کی سلامتی' کے متلاشی ہیں نہ کہ 'سلامتی کے منہج' کے ! اور انہوں نے یہ نعرہ بلند کر رکھا ہے کہ 'یا شریعت یا شہادت !'

آج جو حال ہے وہ ویسا ہے ہے جو عیسیٰ (علیہ السلام) کے زمانے میں اہلِ حق کا تھا۔ رومی اقتدار ظالم تھا اور اس نے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں دے رکھی تھی۔ چنانچہ یہود نے بھی گھٹنے ٹیک دیئے اور ان کے راہبوں نے بھی گھٹنے ٹیک دیئے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ان حالات میں نکل کھڑے ہوئے اور ان کی اتباع نوجوانوں کے سوا کسی نے نہ کی۔

آج ہمیں دو معاملات سے خلاصی کی ضرورت ہے، نہیں تو ہم ڈھے جائیں گے۔

پہلا معاملہ: حکام سے ایسے دور بھاگنا جیسے مجذوم (کوڑھی) سے دور بھاگا جائے۔ ان کے ساتھ مت بیٹھیں۔ ان کے ساتھ بحث و مباحثہ مت کریں۔ ان سے کسی خیر کی توقع مت رکھیں۔ ان سے کسی اصلاح کی امید مت رکھیں۔ کہ وہ دجال کی مانند ہیں۔ اگر اس کے پاس جاؤ گے تو تمہیں فتنے میں ڈال دے گا اور اگر اس سے فرار حاصل کر لو گے تو بچ جاؤ گے۔ وہ امّت کی خیر نہیں چاہتے۔ بلکہ وہ تو اس کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں لہٰذا 'لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق' (خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے)۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم ان کے ہٹانے کے لئے پورے جہد کے ساتھ کوشش کریں اور ہم یہ یقین رکھیں کہ امّت ایک بالشت بھی آگے نہیں بڑھ سکتی...... ایک بھی بالشت...... سوائے اس کے کہ ان کو ہٹا دیا جائے۔

دوسرا معاملہ: امریکیوں کو قتل کرنے کے متعلق کسی سے بھی مشورہ مت کرو۔ شیطان سے قتال کسی فتوے کا محتاج نہیں ہے۔ کسی مشورے کا محتاج نہیں ہے۔ کسی استخارے کا محتاج نہیں ہے۔ وہ شیطان کا گروہ ہیں۔ ان سے قتال اس وقت کا فریضہ ہے۔ اور ہم ان کے ساتھ اس نوبت تک پہنچ گئے ہیں کہ یا ہم یا تم! ہم ایسی مخالف سمتیں ہیں جو کبھی یکجا نہیں ہو سکتیں۔ وہ ایک ایسا معاملہ چاہتے ہیں جو ہمارے زوال کے بغیر حاصل ہونا ممکن نہیں ہے۔ پس یہ انجام خیز معرکہ ہے۔ یہ موسیٰ اور فرعون کا معرکہ ہے۔ یہ حق اور باطل کا معرکہ ہے۔

اور آخر میں؛ فتوے کا کردار یہ ہے کہ اسلام کی حمایت کی جائے نہ کہ امریکیوں کی! فتوے کا کردار یہ ہے کہ شرعی ضوابط کی حمایت کی جائے نہ کہ حکومتی ضوابط کی! اور عالم کا کردار صدائے حق بلند کرنا ہے نہ کہ حکام کے آگے سرنگوں ہونا اور جب بھی وہ کسی گڑھے میں گر جائیں تو ان کے لئے فرار کے راستے تلاش کرنا! اگر کوئی عالم اکراہ کے عذر کی وجہ سے حق کی آواز بلند نہیں کر سکتا تو پھر ہم مسلمانوں کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ ان علماء کا اتباع کریں جو اللہ کی خاطر ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ اور جو لوگ ہر چیز میں حکام کو درست قرار دیتے ہیں اور ہر چیز میں مجاہدین کو غلط قرار دیتے ہیں تو پھر یہ سلطانی علماء ہیں اور ان سے بچ کر رہو!

ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں حق پر ثابت قدم رکھے، اور ہمیں حق کو حق دکھائے اور اس کے اتباع کی توفیق دے اور ہمیں باطل کو باطل دکھائے اور اس سے اجتناب کی توفیق دے۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور رحمتیں اور سلامتی ہو ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ان کے آل واصحاب پر۔

نسأل الله ان يثبتنا على الحق و ان يرينا الحق حقاً و يرزقنا اتباعه و يرينا الباطل باطلاً و يرزقنا اجتنابه والحمد لله والصلاة و السلام على سيدنا محمد و آله و صحبه و سلم



اخوانکم فی الاسلام:
مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

www.muwahideen.true.ws